سوال

(686)جو شخص نذر پوری نہ کرے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کچھ لوگوں سے مذاق کر رہا تھا اور اس کے پاس اس کا ایک بیٹا بھی تھا جس کی عمر ایک سال تھی۔ اس نے مذاق ہی مذاق میں یہ کہہ دیا کہ اگر یہ بیٹا زندہ رہا تو میں اہل محلہ کی دعوت کروں گا۔ اب وہ بیٹا بڑا ہو کر مرد بن چکا ہے مگر اس شخص نے کچھ نہیں کیا۔ اب وہ پوچھتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیئے؟ اس کے محلہ کے لوگ اس وقت بہت کم تھے اور اب ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر سائل نے یہ بات بطور نذر کہی تھی تو اس پر واجب ہے کہ اپنی نذر کو پورا کرے اور اپنے پڑوسیوں کو کھانا کھلا دے جن کی تعداد اس وقت کے اہل محلہ سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ لوگوں کو کھانا کھلانا بھی تقرب الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

«من نذر أن یطع اللہ فلیطعہ- (صحیح بخاري)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے اس کی اطاعت کرنی چاہیئے''۔

اور اللہ تعالیٰ نے بھی نذر پوری کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

یوفون بِالنَّذرِ وَیَخافون یَومًا کانَ شَرُّهُ مُستَطيرًا 7 ... سورة الانعام

''یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی پھیل رہی ہوگی''۔

اسی طرح

«نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَن يَنحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَذَرتُ أَن أَنحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: «هَل كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِن أَوثَانِ الجَاهِلِيَّةِ يُعبَدُ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «هَل كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِن أَعيَادِهِم؟»، قَالُوا: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: «أَوفِ بِنَذرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذرٍ فِي مَعصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَملِكُ ابنُ آدَمَ۔ (سنن ابی داود)

''رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک شخص نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ مقام بوانہ میں ایک اونٹ نحر کرے گا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا اس جگہ زمانہ جاہلیت کے کسی بت کی عبادت تو نہیں ہوتی؟ عرض کیا جی نہیں! آپ نے فرمایا: کیا اس جگہ زمانہ جاہلیت کا کوئی میلہ تو منعقد نہیں ہوتا؟ عرض کیا جی نہیں! تو آپ نے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو' اس نذر کو پورا نہیں کرنا چاہیئے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو یا جس کا ابن آدم مالک ہی نہ ہو''۔

اگر یہ بات بطور نذر نہیں بلکہ کھانا کھلانے کا ایک وعدہ تھا تو پھر بھی وعدے کو پورا کرنا چاہیئے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص549

محدث فتویٰ